عقیدہ توحید

عارف مجید
(فاضل جامعہ سلفیہ)

عراق کی سرزمین ہے۔ بڑے ہی ناز ونعم میں پلنے والا بچہ بڑا ہو کر اللہ کا پیغامبر بنا تو اس نے ایسا کام کیا جو اپنوں بیگانوں سب کی نگاہ میں جرم تصور کیا گیا اور اسی جرم کی پاداش میں اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔ پھر منظر بدلتا ہے، چشمِ فلک نے دیکھا کہ اللہ کے ایک نہایت ہی برگزیدہ پیغمبر کو آرے کے ساتھ چیر دیا گیا۔ ارض و سماء ابھی یہ دردناک منظر بھلا نہ پائے تھے کہ ھود علیہ السلام پر شب خون مارنے کا منصوبہ تیار ہوا۔ وقت گزرتا رہا، عیسیٰ علیہ السلام کے لیے سولی تیار کی گئی اور جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتوں سے دوچار کیا گیا۔ گالیاں دی گئیں تو کبھی پتھر مارے گئے اور جب کچھ نہ بن پڑا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے درپے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاروناچار رات کی تاریکی میں روتے ہوئے بیت اللہ، مکہ مکرمہ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔

ان سب انبیاء کا جرم کیا تھا؟ اس کا جواب قرآن یوں دیتا ہے:

﴿ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت﴾

''سبھی انبیاء کی دعوت توحید کی دعوت تھی۔ انہوں نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور اس کے غیر کو چھوڑنے کا کہا، شرک سے روکا اور توحید کی طرف بلایا۔''

خود قرآن کا بھی اصل اور حقیقی موضوع یہی توحید ہے۔ علماء نے لکھا ہے القرآن کلہ فی التوحید۔ کہ قرآن تو بس سراسر توحید بیان کرتا ہے۔ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ۳۰ سے زائد جگہوں پر آیا ہے اور ۸۰ فیصد آیات ایسی ہیں جن کے ہر ہر لفظ سے توحیدِ باری تعالیٰ کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ قرآن کی ابتداء بھی توحید سے ہو رہی ہے۔ ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ اور اس کا اختتام بھی توحید پہ ہو رہا ہے ﴿قل ھو اللہ احد﴾ اس کے بعد کی دو سورتوں جنہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے اس خزانہ توحید کی شیطانی وسوسوں سے حفاظت کر رہی ہیں۔

پھر ذرا عہدِ نبوی پہ نظر دوڑائیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر روانہ کرتے وقت ان کو نصیحت فرمانا کہ سب سے پہلے دینِ اسلام کی، توحید کی دعوت دینا، اگر وہ لوگ قبول کریں تو فبہا ورنہ تم ان سے جنگ کر سکتے ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر کے میدان کی طرف بھیجا تو فرمایا ''علی! پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا

کیوں کہ اگر ایک بھی شخص نے تیری دعوت پر اسلام قبول کر لیا تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''
سرخ اونٹوں کی قیمت اور اہمیت کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے جیسے آج کل پجارو۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی **الا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت** اور جب انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا'' **فلیکن اول ما تدعوھم الیہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ**'' سب سے پہلی دعوت توحید کی دعوت دینا۔

احبابِ گرامی توحید کے لیے اس قدر اہتمام اور اس شدت سے اس کا بیان آخر وجہ کیا ہے......؟ وجہ یہ ہے کہ عقیدہ توحید بنیاد ہے' جس پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ نیز اس کو وہی اہمیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں سر کو۔ توحید میں معمولی سا بھی شرک کا شائبہ زندگی بھر کے اعمال ضائع کر دیتا۔ سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے ۱۸ انبیاء کے نام لے کر فرمایا اگر یہ سب انبیاء بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے اور سورۃ زمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ اگر آپ بھی شرک کریں گے تو آپ کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ انبیاء کا یہ حال ہے تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں؟ اس بھیانک انجام سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ توحید کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔

توحید کے بغیر اعمال کی قبولیت ممکن نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے **((من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ))** ایک عام مسجد کی تعمیر کی اس قدر فضیلت اور ثواب ہے تو بیت اللہ کی تعمیر کی کیا قدر و منزلت ہوگی؟ مشرکین مکہ نے بیت اللہ کی تعمیر کی اور تعمیر کے وقت انھوں نے کہا **لا تدخلوا فیہ من کسبکم الا الطیب ولا تدخلوا فیہ مھر بغی ولا بیع ربا ولا مظلمۃ احد من الناس**۔'' اس کی تعمیر میں حلال وطیب مال ہی داخل کرو۔ زانیہ عورت کی کمائی' سودی رقم اور دیگر کسی قسم کے ظلم کی حاصل کی گئی رقم صرف نہ کرو۔'' مگر بنیاد توحید نہ تھی دلوں میں ایمان نہ تھا۔ اللہ نے ان کے اس فعل کی کچھ قدر نہ کی۔

توحید کے بغیر بخشش نہ ممکن ہے

عبداللہ بن ابی فوت ہوا' اس کے بیٹے عبداللہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کرتا عنایت فرما دیں میں اپنے باپ کو اس میں کفن دے دوں اور آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں۔ شاید اللہ میرے باپ سے درگزر فرمائے۔ مختصراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرتا عنایت فرمایا' جنازہ پڑھایا اور اس کو قبر سے نکال کر رانوں پر رکھا اور لعاب اس کے منہ میں لگایا مگر اللہ نے فرمایا:

﴿ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا

وھم فاسقون﴾

معلوم ہوا جسے عقیدہ توحید میسر نہیں اُسے کائنات کی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ سے معاف نہیں کرا سکتی۔

توحید کے فوائد

اس کے برعکس توحید کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک اہم اہم درج ذیل ہیں:

توحید پرست پر جنت واجب ہے

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة))

اگرچہ توحید پرست برے اعمال والا ہی ہو۔ اللہ چاہے معاف کردے۔ ان اللہ لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء. اور اگر چاہے تو سزا دے مگر سزا پانے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو آدمی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان زنا وان سرق۔ ''خواہ وہ زنا کرے، چوری کرے'' (تب بھی وہ جنت میں جائے گا)۔

فرمایا وان زنا وان سرق۔ انہوں نے پھر تعجب سے کہا وان زنا وان سرق۔ فرمایا وان زنا وإن سرق۔ انہوں نے پھر کہا وان زنا وإن سرق۔ فرمایا وإن زنا وإن سرق۔ ہاں اگرچہ زنا کرے، چوری کرے (مگر توحید خالص ہو شرک نہ کرے) وان رغم انف ابی ذر۔ ابوذر کی ناک خاک آلود بھی ہو جائے تب بھی اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اسی مناسبت سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے۔ باب الشفاعۃ واخراج الموحدین من النار کہ توحید پرستوں کا جہنم سے نکالا جانا

انسان اشرف المخلوقات کے درجہ پر فائز ہو جاتا ہے

اہل علم جو اہل توحید ہیں ان کی شہادت علی التوحید کو اللہ نے ملائکہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ شهد الله انه لآ اله الا هو والملئكة أولوا العلم قائما بالقسط. (آل عمران)

توحید پرست انسان آسمان کی بلندیوں، اوج ثریا پر فائز ہو جاتا ہے۔ اور جب شرک کرے تو (فکانما خرمن السماء) زمیں کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے

فقر و فاقہ سے بے نیازی اور جرأت، بہادری، توکل علی اللہ کے اوصاف کا حامل ہو جاتا ہے

جادوگر موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کو آئے تو فرعون سے کہتے ہیں کیا ہمارے لیے انعام (مزدوری) بھی ہوگا اور جب توحید دلوں میں راسخ ہوئی تو فرعون کہتا ہے میں تمہیں سولی دوں گا تمھارے ہاتھ پاؤں خلاف سمت سے کاٹوں گا تو کہتے ہیں کر لے جو کرنا ہے، ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موحد انسان پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ دکھ، سکھ، غمی، خوشی، زندگی، موت سب کا آنے جانے کا راستہ ایک خدا کی طرف سے ہے۔ لہٰذا ہر حال میں اس کا دل مطمئن رہتا ہے۔

معیشت پر اثرات

توحید کی بدولت معاشی نظام بہتر ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے اور مومن ایک آنت سے) یعنی مشرک معیشت کی تباہی کا سبب بنتا ہے، جبکہ توحید معیشت کو مضبوط کرتی ہے۔

معاشرے کا استحکام

معاشرے کی بنیاد ۲ چیزوں پر ہے۔ مذہب اور خاندان مذہب کے بارے یہود نے کہا (**لیست النصاری علی شیء**) اور عیسائیوں نے کہا (**لیست الیہود علی شیء**) اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ (**ان الدین عند اللہ الاسلام**) اسلام مذہب سب سے بہترین اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔

اور خاندانوں کی تفریق کو بھی اسلام نے ہی ختم کیا فرمایا (**انما المومنون اخوۃ**) (**المومن اخو المومن**)

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

دونوں بنیادیں ہی اسلام ہیں اور اسلام سراسر توحید ہے۔ یعنی توحید ہی معاشرے کے استحکام کی ضامن ہے۔

توحید کیا ہے؟

توحید جس کا اتنا بیان گزرا اس کے فوائد اور اس کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر ہے کیا......؟ توحید مصدر ہے باب تفعیل سے اس کے لغوی معنی ہیں یکتا جاننا، ایک ماننا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اللہ کی واحدانیت کا اقرار کرنا، دل سے تسلیم کرنا اور اس پر ایمان رکھنا۔ توحیدِ باری تعالیٰ کی

تین قسمیں ہیں :

۱)...... توحید ربوبیت:

کہ اللہ ہی سارے جہان کا پروردگار ہے۔ **الحمدلله رب العالمین** ۔وہی سب کا خالق و مالک ہے۔ مدبر کائنات ہے۔مشرکین مکہ اس کے قائل تھے۔البتہ وہ باقی دونوں قسموں کے انکاری تھے۔

۲)...... توحید الوھیت:

والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔کہ وہی اللہ ہی معبودِ برحق ہے' وہی اس لائق ہے کہ اس سے حاجات پوری کرائی جائیں۔اسی کے نام پر قربانی کی جائے' ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے خالص ہو۔

۳)...... توحید اسماء وصفات:

کہ اللہ کے اسماء وصفات کو بعینہ اسی طرح مانا جائے جس طرح اس نے اپنے بارے خبر دی۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے بارے بتایا۔ **لیس کمثله شیء وھو السمیع البصیر** ۔اس کی صفات کا ہم مثل کوئی نہیں اس کے اسماء جیسے کسی کے اسماء نہیں۔

تنبیہ

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ توحید کا تعلق بیک وقت زبان' دل اور اعمال سے ہونا ضروری ہے۔ جو توحید کو جاننے کے باوجود اس کے مطابق ایمان نہ لائے' اعمال نہ کرے تو وہ ابلیس اور فرعون کی طرح کافر ہے اور جو بلا سمجھے بظاہر توحید پر عمل کرے اور دل میں توحید نہ ہو تو وہ منافق ہے۔ جو کہ کافر سے بھی بدتر ہے (**ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار**) اور جو زبان سے اقرار کرے اور دل میں بھی اعتقاد رکھے مگر اس کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جسے پیاس لگی ہو اور پانی' پانی کہہ رہا ہو تو اس کی پیاس ختم نہ ہو گی۔ ہاں اگر دو چار گھونٹ لے کر پی لے تو اسے سکون حاصل ہو جائے۔

ہماری دعوت ہے کہ تعصب سے بالاتر ہو کر مخلص ہو کر قرآن وسنت کا مطالعہ کریں۔شرک کو سمجھتے ہوئے خود بچیں' اپنے معاشرے کو بچائیں اور توحید کا فہم حاصل کر کے اپنی زندگیاں اسی پر گزاریں۔اللہ ہمارا خاتمہ توحیدِ خالص پر فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆